سوال

(163) قبل از وضوء یا غسل کے لیے کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھنا لازمی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وضو کرنے سے پہلے ''بِسمِ اللّٰہِ'' پڑھنا لازم ہے۔ غسلِ جنابت یا عام غسل کے لیے کپڑے اتار دینے کے بعد بسم ا پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوشش کرنی چاہیے کہ کپڑے اتارنے سے پہلے وضو کرلیا جائے۔ کپڑے اتار کر بھی بسم ا کا جواز ہے بشرطیکہ جگہ نجس نہ ہو۔ حدیث میں ہے:

'یَذکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحیَانِہٖ' صحیح مسلم، بابُ ذِکرِ اللّٰہِ تعالٰی فِی حالِ الجَنَابَۃِ وَغَیرِہَا، رقم:۳۷۳، بحوالہ فتح الباری:۴۰۸/۱، سنن ابن ماجۃ، رقم:۳۰۲

بصورتِ دیگر دل میں پڑھ لی جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے۔

'بَابُ التَّسمِیَۃِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ عِندَ الوِقَاعِ۔'

''یعنی تسمیہ ہر حالت میں پڑھنی چاہیے اور جماع کے وقت بھی۔''

پھر دعائے جماع 'بِسمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبنَا الشَّیطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقتَنَا...' صحیح البخاری، بابُ ما یَقُولُ إِذَا أَتٰی أَہلَہٗ، رقم:۶۳۸۸ سے اولویت کی بناء پر ان کا استدلال ہے۔ ''فتح الباری'' میں ہے:

'لٰکِن یُستَفَادُ مِن بَابِ الاَولٰی، لِاَنَّہٗ اِذَا شُرِعَ فِی حَالَۃِ الجِمَاعِ وَہِیَ مِمَّا اَمَرَ بِہٖ بِالصَّمتِ فَغَیرُہٗ اَولٰی۔' (۲۴۲/1)

تاہم فتاویٰ اسلامیہ (۲۱۹/1) میں شیخ ابن عثیمین نے ترجیح اس بات کو دی ہے کہ ایسی حالت میں ''بِسمِ اللّٰہِ'' صرف دل ہی دل میں پڑھنی چاہیے۔ وجہِ استدلال یہ ہے کہ تسمیہ راجح قول کے مطابق واجبات سے نہیں بلکہ مستحبات سے ہے، لیکن شاہ ولی ا صاحب نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں تسمیہ کو رکن یا شرط قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! (مرعاۃ المفاتیح: ۲۴۵/1۔۲۴۶)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ :172

محدث فتویٰ